سوال

(262) نفل نماز کا وجود

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ نفل نماز کا وجود نہیں کیونکہ جو نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھی وہ سنت کہلائی اور جو آپ نے نہیں پڑھی یا حکم نہیں دیا وہ بدعت کہلائی تو نماز نفل کون سی ہو گی ؟ مہربانی فرما کر نفل وسنت نماز کی تعریف تحریر فرما دیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوال سے پتہ چلتا ہے ان لوگوں کے نزدیک جو نماز رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یا اس کے پڑھنے کا حکم دیا وہ سنت کہلاتی ہے تو ایسی نماز کو سنت قرار دینا یا اس کا سنت ہونا تو ان لوگوں کے ہاں مسلم ہے رہا اس کو نفل کہنا تو یہ بھی کتاب وسنت سے ثابت ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

«وَمِنَ اللَّيلِ فَتَهَجَّد بِهِ نافِلَةً لَكَ» (بنی اسرائیل ۷۹، پ ۱۵)

’’رات کو کسی وقت تہجد کی نماز پڑھ یہ زیادہ ہے تیرے لیے‘‘ صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : «صَلِّ الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ»

’’نماز کو اس کے وقت پر پڑھو پس اگر تو اس کو ان کے ساتھ پالے تو پھر پڑھ لے پس بے شک وہ تیرے لیے نفل ہوگی‘‘ (مسلم ۔ المساجد ۔ باب کراہیة تاخیر الصلوة عن وقتہا المختار) صحیح بخاری میں ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا «مَاذَا فَرَضَ اﷲُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيلَةِ ۔ فَقَالَ : هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا ؟ قَالَ : لاَ إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ» ’’اللہ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہے تو آپ نے فرمایا پانچ تو اس نے عرض کی کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہے تو آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو تطوع پڑھے‘‘ (کتاب الایمان ۔ باب الزکاة من الاِسلام ۔ حدیث ۴۶ کتاب الصوم ۔ باب وجوب صوم رمضان حدیث ۱۸۹۱) تو ثابت ہوا فرض نماز کے علاوہ جتنی نماز ہے اس کو شریعت میں تطوع ، نافلہ اور نفل کہتے ہیں لہٰذا نفل نماز کے وجود کا انکار کرنا کتاب وسنت کا انکار ہے رہی سنت نماز اور نفل نماز کی تعریف تو وہ مذکور بالا جواب سے مفہوم ہو رہی ہے کہ فرض نماز کے علاوہ جو نماز رسول اللہ ﷺ سے قولاً یا عملاً یا تقریراً ثابت ہے وہ نماز سنت اور نفل ہے اسے تطوع بھی کہتے ہیں ۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب